بلا اجازت کوئی نہ چھاپیں

یجروید کے درشن

یعنی

یجروید کا چوبیسواں ادھیائے

جسکا حوالہ رسالہ "کیا قربانی فعل جدید ہے" میں دیا گیا ہے ناظرین کی واقفیت
کیواسطے مفصل ہر ایک منتر کا ترجمہ سوامی دیانند کے وید بھاشیہ کے مطابق

سلطان المناظرین عبدالکبیر خانصاحب جلالپوری بارہ بستی افغانان

سابق دہرم ویر جی آریہ

نے

قربانی کے مخالفین کے اطمینان کیواسطے

جید برقی پریس میں چھپوا کر شایع کیا

قیمت ۱ر   بار دوم   مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۲۶ء

اس سے بہتر ذریعہ تبلیغ و حفاظت اسلام کا دوسرا نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ یہ رسالہ موسومہ "یجروید کر درشن" اس غرض سے لکھا گیا ہے کہ ہمنے اپنے رسالہ "کیا قربانی فعل جدید ہے" میں یجروید کے ۲۴ ویں ادھیائے کا حوالہ دیا ہے۔ اور چونکہ یہ ادھیائے تمام و کمال قربانی کے متعلق ہے اسمیں صاف اور واضح طور پر بتلایا گیا ہے کہ فلاں جانور فلاں دیوتا والا یا کیلئے (قربانی کرنا چاہیے گیبیر) سوامی دیانند نے ترجمہ کرتے ہوئے (لفظ والا) اور کیلئے کے ساتھ سے لفظ قربانی اڑا کر ترجمہ کو بے ربط اور بے معنی و محاورہ کر دیا۔ تاہم اس میں سے قربانی اور کھانے کی جو قدرتی بات موجود ہے اوسکو پڑھنے والے نہایت آسانی سے محسوس کر سکتے ہیں کہ درحقیقت ان منتروں میں ان جانوروں کو ان دیوتاؤں کے واسطے قربانی کئے جانے اور اُن جانوروں کا گوشت ان لوگوں کے کھانے کیلئے بتلایا گیا ہے۔

ہمیں ان منتروں کے متعلق آریہ سماجی اصحاب سے گفتگو کرنیکا موقعہ ملا ہے تو انہوں نے جواب دیا ہے کہ اس ادھیائے میں یہ بتلایا گیا ہے کہ ان جانوروں میں اُن دیوتاؤں کی صفات ہیں۔ جو اس ادھیائے میں تحریر ہیں = مگر منتروں کی تحریر سے ہرگز ہرگز یہ بات ثابت نہیں ہوتی بلکہ جیسا ہم نے اوپر بتلایا ہے کہ ان دیوتاؤں کیلئے قربانی کیا جانا مراد ہے۔ جیسا کہ (قدیم) سے کیجاتی رہی ہے۔ دیکھئے یجروید کا چوبیسواں ادھیائے۔

منترا۔ اے انسانو! تم تیز چلنے والے گھوڑے۔ ہنسک تو پرا اور نیل گائے کو سورج کے گن والے کالی گردن والیکو اگن دیوتا والے۔ پہلے سے للاٹ کیلئے۔ بھیڑی کو سرستی دیوتا والے نیچی ٹھوڑی بائیں۔ دہنے حصوں کے اور باہون کیلئے۔ نیچے پھرنے والے اشو دیوتا والے سوم اور پوشا دیوتا والے۔ کالے رنگ والے پشو ٹونڈی کیلئے اور بائیں دہنی طرف کیلئے۔ سفید رنگ والے اور سورج

یا ہم کے متعلق حیوان ۔ پیروں کی گانٹھوں کے پاس کے حصے کیلئے بہت رو موں والی بالوں
والی گانٹھوں کے پاس سے ملے توشتا دیوتا والی یا پوج کیلئے ۔ سفید رنگت والا یا پولیو
والا و دیا کام کے وقت کی سوائی بیل کے سامنے حمل گرنیوالی گائے یا بشنو دیوتا والا ناٹا دچھوٹا
بیل) ٹیڑھے عضو والا ۔ اچھے کام والے عزت والے آدمی کیلئے جمع کرو ۔ بہت بہتر جمع کر لیا فرمائیے
ان سب کے متعلق دیوتا کی خدمت لیں ۔ ہمیں ان اشیاء میں دیوتاؤں کے گن معلوم کرنے سے
کیا حاصل ہوا بللاث ۔ باہیں ٹھوڑی ۔ بائیں اور دہنی طرف ۔ پاؤں کی گانٹھوں کے پاس کے
حصے ۔ عزت والے آدمی مذکورہ صفات کے جانوروں کو کس کام میں لائیں ۔ آخر کیا کریں اس
کچھ تو کہئے کہ لوگ کہتے ہیں ۔ وید سے مسئلہ کوئی حل ہوا ۔ کبیر)

منتر ۲ ۔ اے انسانو ! تم لال ۔ بھوسلے لال اور پکے بیر کیطرح لال ۔ سوم یعنی ہٹہ گن
والی اور بیوی کے رنگ والی ۔ سرخی ملی نیولے کے رنگ والا اور طوطے اور نیولے کی ملی رنگ والی اور سفید اعضا
رکھنے والی اور چہرے کی سفیدی والی ۔ سبتا کے گن والا جسکی ٹانگ میں سفیدی ہو اور جس کے
اگلے گوڑ (گھونٹی) بالکل سفید ہوں وہ برہسپت دیوتا والی ۔ اور جس کے تمام جسم پر رنگ برنگ
چھوٹے چھوٹے چھینٹے ہوں وہ سب پران اور اودان دیوتا والے جانور ۔ اچھا راج اس منتر
میں تو طب کے تمام مسئلے حل ہو گئے ۔ مثلاً ایک گھوڑا ۔ ایک گائے ۔ ایک کتا ۔ ایک شیر ۔ ایک بکرا ۔
ایک گدھا ۔ وغیرہ وغیرہ چرند ۔ درند ۔ جن کے اگلے گھونٹے سفید ہیں ۔ ان تمام کے گن یعنی
صفات خارجی اور داخلی ایک ہونا ناممکن ہے پھر کیا برہسپت دیوتا کے اگلے گھونٹے سفید ہیں کہ
محض گھونٹوں کی رعایت سے ہم صفت ہو گئے کیا برہسپت دیوتا کوئی چوپایہ جانور ہے اسیطرح
دیگر دیوتاؤں کو سمجھ لو کبیر)

منتر ۳ ۔ اے انسانو ! صاف بال یا صاف چھوٹے چھوٹے اعضا والے جن کے سب بال شدھ
(پاک) ہوں اور جن کے من کی طرح چمکتے بال ہیں ایسے سب سورج اور سوم یعنی چاند دیوتا
والے = (یعنی سورج اور چاند جیسی روشنی دینے والے یا گرمی اور ٹھنڈک پہنچانے والے یا کھیتی کے بکنے
میں مدد پہنچانے والے ہیں ۔ کیا چاند اور سورج دونوں ہم صفت ہیں ۔ حیف کبیر)
اور کنجے یعنی سفید آنکھوں والے جنکا رنگ لال ہے ۔ وہ حیوان (رحمۃ اللہ) اور (شفقت) (دشمن

کورنا نیوالی کیلیئے (یہ ایا نیوالیکو کیا مدد دیں گی کوئی چابک ۔ بندوق ۔ تلوار وغیرہ اُن کی پاس ہی ۔ کبیر
اور جن سے کام کرتی ہیں ۔ وہ بایو (ہوا) دیوتا والی اور جن کی قوا مضبوط ہیں وہ پران وغیرہ بایو دیوتا
والی پہلے سب سے پہلے دیوتا والی جاننی چاہئیں (پہلے سب کن جانوروں سے مراد ہے اور انکو جان کر کیا
حاصل ہوگا ۔ اگر کسی مہاشے نے جان لیا ہو تو براہ مہربانی ہمیں بھی بتا دیں کبیر)

منتر ۴ ۔ اے انسانو! جو پوجنے لائق جسکا ترچھا چھوا اور جسکا اونچا یا محدود چھوا ہے وہ
والیو دیوتا والی جو پھیل پاویں جسکا جسم سرخ اور جس کی چنچل چپل آنکھ وہ سرستی دیوتا والی جسکو
کان پر پلیہا مرض کی شکل والی نشان ہوں یا جس کی کان خشک ہوں ۔ یا جسکی سنہری کان ہوں
وہ سب توشٹا دیوتا والی ۔ (کیا توشٹا دیوتا کو پلیہا کا مرض ہے کیا توشٹا دیوتا کی کان مثل مذکورہ
بالا کانوں کی ہیں ایک ہی دیوتا کی کان تین قسم کی ہونا ممکن نہیں ۔ جو پوجنے لائق یہ کون جانور
ہیں ۔ کبیر) کالے گلی والی جسکی قریب سفیدی یا جسکی جانگھیں (رانیں) موٹائی سے علیحدہ معلوم
ہوں ایسے سب والیو اور بجلی دیوتا والی (کیا بجلی اور ہوا کی رانیں موٹائی کی وجہ سے علیحدہ ہیں ۔
کیا ان کی گلی کالی ہیں وغیرہ ۔ ناظرین خود ہی سمجھ لیں سے
سمجھ لو آپ ہی پڑھکر کے منتر ویدوں کی ۔ زبان ہماری نہ کہلواؤ ویاکھیان کیا ہے ۔ کبیر)

منتر ۵ ۔ اے انسانو! اچھی شکل والی اور صنعتی کاموں کو پورا کرنیوالی تشٹا دیوتا والی
صنعتی کاموں کو پورا کرنیوالی (کن حیوانات سے مراد ہے ۔ کبیر) باقی کیلیئے ۔ (باقی ان کو کس کام
میں لائینگی ۔ کبیر) نیچے سے اوپر چڑھنے لائق تین طرح کی بھیڑ وغیرہ ۔ جمع کرنیوالی کیلیئے ایک سی
صورت والی بے نظیر صفات والی دو دو والوں کی عورتوں کے لیئے ۔ چھوٹی چھوٹی تھوڑی عمر
والی بچھیاں جاننی چاہئیں ۔ (بیشک جاننی چاہئیں مگر دو دو والوں کی عورتیں انہیں پاٹ شالا میں
پڑھائیں گیں ۔ یا چگاتی پھریں گیں یا انپر سواری کیا کریں گیں کس مقصد کیلئے جانیں یا نرم
چارہ سمجھکر اُن کیواسطے قربانی کرکے پیٹ چڑھا دیں اور وہ انکو کھا دیں ۔ یا دو دو والوں کی
عورتوں سے چھوٹی بچھیاں ہم صفات ہیں کبیر)

منتر ۶ ۔ اے انسانو! کھینچی گردن والی یا کھینچکر لگنے والی اگنی دیوتا والی ۔ سفید بھوں والی میں
وغیرہ بسو دیوتا والی ۔ اور لال سرخ پران وغیرہ گیارہ رودروں کی سفید رنگ اور رد کنے والی

سورج کے متعلق مہینوں کو اور پانی کی صورت والی میگھہ دیوتا یعنی میگھہ (مینھہ) کی طرح گن والی جاننی چاہئیں۔ (یعنی خشک کھیت میں اونکو بہار اور تر اوت (تری) آجائے میگھہ میں تو یہی گن ہے کبیر)

منتر ۷۔ ای انسانو! اونچا اعلی اور پشت سے عضو والا ناٹا (چھوٹا بیل) بجلی اور ہوا کی گن والی اور جو اونچا جسکا دوسری چیز کو کاٹے۔ چھانٹے یا ہنس کی طرح قوت اور جسکی چھوٹی پیٹھ ہے بایو دیوتا اور سورج دیوتا والی جسکا طوطوں کا سا حسن تیز رو ابلق اگن اور بایو دیوتا والی کا مضبوط میگھہ دیوتا والی جاننی چاہئیں۔ (جانیں تو مگر یہ دقت ہے کہ بجلی۔ بایو یعنی ہوا آگ۔ سورج مختلف گن والے منتر ہٰذا میں ایک گن یعنی صفت کے موصوف قرار دئے گئے ہیں یہ کیونکر ممکن ہے کبیر)

منتر ۸۔ ای انسانو! تمکو یہ اوپر کچھ دور رنگے حیوان ہوا اور بجلی کے ساتھی۔ اور جو پشت سے عضو والا یا ناٹے اور بیل ہیں وے سوم اور اگن دیوتا والی اور نیز اگن اور ہوا دیوتا والی۔ (گویا سوم دیوتا آگ اور ہوا مشترک صفات والے ہیں کبیر) بھلا گائے پران اور اودن دیوتا والی۔ اور جو بھیں ملیں وے منتر کے پیاری بیوپار میں جاننی چاہئیں۔ (غالباً کسی کے گلے سے بچھڑے ہوئے جانوروں کے ہاتھ لگنے سے مراد ہے کبیر)

منتر ۹۔ اے انسانو! تمکو کالی گلے والی نیولے کے رنگ والی سوم دیوتا والی (سوم دیوتا کا رنگ نیولے کا سا اور گلا کالا معلوم پڑتا ہے کبیر) اور سفید بایو دیوتا والی اور جنگلی کہ جنکا ایک رنگ ہے قایم ہوا کیلئے اور چھوٹی چھوٹی بچھیاں سورج وغیرہ لوکوں کی پرورش کیلئے جاننا چاہئیں۔ (تسلیم۔ بکرے رنگے جنگلی جانور ہوا کے کسکام کے ہیں اور سورج بھی چھوٹی بچھیوں کا دودھ پیکر پرورش پائیگا یا یہ بچھیاں سورج میں آباد ہوکر سورج کی پرورش کریں گی۔ سورج کے لئے کیونکر جاننی چاہئیں۔ مطلب نہیں کھلتا۔ یا درحقیقت جیسا کہ منتر ہٰذا کے مصنف کا منشا ہے کہ سورج کیلئے اُن کی قربانی کرنا چاہئے صحیح ہے کبیر)

منتر ۱۰۔ ای انسانو! کالی بھوم دیوتا والی۔ دھوئیں کی سی انترکش دیوتا والی۔ دب گن کرم سبھاؤ والی بڑی سفید بجلی دیوتا والی اور منگل (خوشی) کرانیوالی دکھہ سے پار اتارنے والی جاننی چاہئیں (تمہارا آج انکا پتہ تو ہمیں بھی ملنا چاہئے دب گن کرم سبھاؤ والی کرن

جانور میں ہمیں بھی خوشی کی تلاش ہے یہ نسخہ اچھا ہے ایسے آریوں کو تو کبھی رنج کا ہونا ممکن ہی نہیں۔ بیاں نہیں یہ بات نہیں بلکہ ان کی قربانی کرکے ہمیشگی کی خوشی سے مراد ہے۔ بہت کالے رنگ رکھنے والے مختلف اقسام کے ہزارہا جانور ہوں۔ ہاتھی۔ بکرا۔ کتا۔ گھوڑا۔ گائے میں ایک صفت کا ہونا جملہ چیزیں۔ ہیرے۔ درندہ میں وید یا سوامی صاحب یا ایشور۔ اگر گھر میں ہی ممکن ہو سکتا ہو تو ہو کیونکہ

منتر ۱۱ اے انسانو! جو بسنت رت میں سکھ کیلئے دیسی چیزوں کی گرمی کی رت میں آشد کیلئے سفید رنگ کی۔ برسات کا کام پورا کرنیکو کالی رنگ کے یا کہیت کو پورا کرنیوالی۔ سرد رت سکھ کیلئے لال رنگ کی ہیمنت رت کا کام سنبھالنے کو موٹی ششر رت کی تمام پورا کرنیکو لال می لی بیلی کو عمدگی سے پاتا ہے وہ ہمیشہ سکھی رہتا ہے۔ (واضح ہو کہ مذکورہ موسموں میں جو شخص ان جانوروں کی قربانی موسم کے موافق کرتا ہے اوسکو ہمیشگی کا اور اُس موسم کا سکھ ملتا ہے یعنی موسم کے موافق جانور کا گوشت استعمال کرنا چاہئے خلاف نہیں۔ کبیر)

منتر ۱۲ تین بھیڑ والی گائے والے کی حفاظت کیلئے۔ پانچ بھیڑ والی تین یعنی جسم۔ آواز۔ دل کے متعلق سکھوں کو قائم کرنیکے لئے جو وناش (فنا) میں غیر مشہوروں کو حاصل کرنیوالی شکار کی حفاظت کے کام کیلئے جن کی تین بھیڑے یا تین مقاموں میں قیام ہو دوسرے پیچھے سے روکنے کے کام کیلئے اچھی کوشش کریں اور سکھی ہوں۔ (تین بھیڑ والی اور گائے والے کی حفاظت میں کیا خصوصیت ہے کیا زاید بھیڑوں والا یا جسکے پاس قطعی بھیڑ نہ ہو حفاظت کرنے سے عاجز ہے۔ شکار کی حفاظت کا کیا کام ہے لفظ شکار کا وید میں آنا بتلاتا ہے کہ گوشت خوری ابتداء عالم سے ہوتی چلی آئی ہے۔ پیچھے سے روکنے کا کون کام ہے جسکو تین بھیڑ والا ہی انجام دے سکتا ہے زاید والا نہیں غیر مشہور چیز کونسی ہے اور اوسکا حاصل کرنیوالا کون ہے۔ ایسے فقرہ کا ابتدائے عالم کے الہام میں جبکہ شموں کو بجز غوں غاں کے کچھ ہی نہیں آتا تھا غیر مشہور تو غیر مشہور جنکو مشہور چیزوں کو بھی جاننا دشوار رہتا وہ وید کو مہمل سے بھی مہمل اور غیر الہامی ثابت کرتا ہے عجیب ہے۔ کبیر)

منتر ۱۳ جن انسانوں نے برہت چھند کیلئے پیٹھ پر بوجھ ڈھونیوالے۔ برہتی چھند کے معنی کو وسیع سمجھنے (جماع کرنے) میں قابل پنکتی اوشنک چھند کے معنی کو پہچاننے میں قابل ہوں۔ بیلوں کو جگتی وغیرہ چھند کے معنی کو دودھ دینے والی گائے تسلیم کیں وے نہایت سکھ پاتے ہیں۔

ابراٹ چھند۔ برھتی چھند۔ اوشنک چھند۔ ککب چھند۔ جگتی چھند۔ ویدوں کی نظم کی قسمیں ہیں
ان کو محض تسلیم کرلینے سے سکھ کا حاصل ہو جانا عجب کرامات کی بات ہے کبیر)

منتر ۱۴۔ اے انسانو! تمکو کالے گلے والے اگن دیوتا والے اور سکو دھارن پوشن کرنیوالے سوم دیوتا والے نیچے کیطرف گرے ہیئتا دیوتا والے۔ چھوٹی چھوٹی پچھیاں بانی دیوتا والی۔ کالے مضبوط کرنیوالے میگھ دیوتا والے۔ پوچھنے لایق منش دیوتا والے۔ بہت شکلوں والے دو دھان دیوتا والے۔ اور چمکتے رنگ والے آکاش۔ سیر تھوی دیوتا والے جاننے چاہئیں۔ (بہت سی شکلوں کے رہنے والے کون جانور ہیں جو دوان دیوتا کے مخصوص کئے گئے ہیں۔ باقی دیوتا اور چھوٹی پچھیوں میں کس صفت کے ہونیسے نسبت پیدا ہوئی خوش گلو فصیح بلیغ ہونیکی صفت پچھیوں میں ہونیسے یا کسی اور باعث سے کبیر)

منتر ۱۵۔ اے انسانو! تمکو یہ کہے ہوئے عمدگی سے چلنے والے جانور اندر اور اگن دیوتا والے کھینچنے یا جوتنے والے برن دیوتا والے۔ اور چھپکیل انسانوں کی سی عادت رکھنے والے ہنسک پرجاپت دیوتا والے جاننے چاہئیں۔ (منتر ہذا سے انسانوں کا قدرتی طور پر ہنسک ہونا عقیدہ الیشوری معلوم ہوتا ہے یعنی جو ہنسک نہو وہ انسان ہی نہیں گویا قدرتاً انسان ہنسک یعنی دوسری معنی گوشت خور بنایا گیا ہے اور اسکو مجبور کیا گیا ہے۔ اسی کی بنیاد پر منو مہاراج نے اپنی سمرتی کے ادھیائے [illegible] شلوک ۳ میں لکھا ہے کہ "جو انسان گوشت نہیں کھاتا وہ مرنے پر اکیس جنم تک جانور بنتا ہے کبیر)

منتر ۱۶۔ اے انسانو! جیسے عالم جن ولا ور فوج رکھنے والے اگن کی مانند جلال والے کمانڈر کیلئے لمبے چوڑے اسبابوں سے پیدا ہوئے پوری طرح سے برتے ہیئے وغیرہ برتاؤ والے پران کیطرح محبت پیدا کرنیوالے انسانوں کیلئے ایک سی ہوا میں پیدا ہوئی چیز یا گھر میں قایم مزاجوں کیلئے بہت دلوں کے پیدا ہوئے۔ قابل تعریف بہادر۔ آتشہ اٹھانیوالے انسانوں کیلئے اچھے اوصاف پیدا ہو جسکا آپ قیام ہے۔ اُن خود مختار انسانوں کیلئے جو ملنے والوں سے ملتا ہے ویسے ہی تم لوگ بھی ملو۔ (ضرور ملنا چاہیئے۔ بڑی اچھی بات ہے منتر ہذا کا سر پیر کسیکا ٹھکانا نہیں عبارت بے ربط ہر فقرہ بے تعلق لکھنے والے کا منشا و مطلب خبط ہے کبیر)

منتر ۱۷۔ اے انسانو! تمکو بالیہ سیکھلی دیوتا والے خوشنما سینگ والے۔ سہند ر دیوتا والے یا

کیسری جانور کرم دیوتا والے جانے لایق معلوم راستوں میں جانا آنا چاہیئے = (مہندر دیوتا کبھری اور بالیوا اور بجلی دیوتا خوشنما سینگ رکھنے والے معلوم ہوتے ہیں کبیر)

منتر ۱۸ - اے انسانو! تمکو سوم شانتی وغیرہ اوصاف دینے والی ماں باپ کی نیچے کیسے دھومیلے رنگ والے جو سبھا میں بیٹھے ہیں۔ اُن پرورش کرنیوالے عالموں کی کالے رنگ والے دھومیلے اور مضبوط کرنیوالے اور اگنی ودیا جاننے والے کی پرورش کنندہ۔ وہ دونوں کی پرورش کنندہ کسطرح کالے رنگ والے ہوئی اعضا یا جسم والے ہیں اختیار والے جاندار یا چیز جاننے چاہئیں۔

(یک رہے ہیں جنھوں میں کیا کیا کچھ۔ کوئی سمجھے بھلا تو کیا سمجھے۔ سوامی دیانند نے یہ معنی وید کی کئے ہیں جو خود ہی مہمل نہا آپ کی ترجمہ تو کرڈوی کو اور نیم پیچر بنادی کبیر)

منتر ۱۹ - اے انسانو! تم اس کہیتی کی کام کو پورا کرنیوالی آپنے جانتے ہیں ہوا کیطرح سادہ نظیر صفت والی تیز سفید رنگ والی یا سورج کی طرح چمکتے سفید حیوانوں کو عمدگی سے اپنے کام میں لاؤ (کھیتی کا کام کرنیکو سفید رنگ کے جانور کو پسند کیا ہے۔ غالباً کالے پیلے۔ لال ابلق وغیرہ رنگوں کے جانوروں کا کام میں لانا حکم وید کے خلاف ہونیسے پاپ ہوگا۔ کبیر)

منتر ۲۰ - اے انسانو! پرندوں سے واقف جو آدمی بسنت رت کیلیے چن چل نام کے خاص پرندوں گرمی میں چیروٹیوں۔ برسات میں تیتروں۔ شرد میں بطوں۔ ہیمنت میں ککڑ علاوہ مرغوں اور ششر میں ککڑوں سے عمدہ تجربہ حاصل کرتا ہے اسکو تم جانور جان لیا جانے سے نتیجہ صاف نہیں کہا جاتا کہ ان موسموں میں ان پرندوں کا گوشت کہانا موسم کیموافق اور فائدہ مند ہے واضح ہو کہ سنسکرت والوں نے بجائے سو کے موسم مذکورہ منتر مذا ان میں کبیر)

منتر ۲۱ - اے انسانو! جیسے پانی کے جانوروں کی پرورش سے واقف آدمی سمندر کیلیے اور اپنے بچے مارنیوالے سیگہہ کیلیے مینڈکوں کو۔ اور جلوں کیلیے مچھلیوں کو مستر (دوست) کی طرح آرام دینے والا۔ سورج کیلیے کلیچی جنگلی جانوروں کو برن کیلیے ناکے۔ مگر وغیرہ کو اچھی طرح سے اور پکڑ کر نفع اوٹھانا چاہیے ویسا ہی تم بھی کرو۔ (بیشک مچھلی وغیرہ پانی کی جانوروں کو پکڑ پکڑ کر بیچو اور نفع حاصل کرو۔ اس کی علاوہ کوئی دوسرا طریق نفع کا آپکو معلوم ہوگا۔ پانی میں آنے اور رہنے سے زیادہ پرورش آپ انکو پکڑ کر کیا کر سکتے ہیں۔ وید تو گویا ناکہ۔ مگر۔

مینڈک وغیرہ جل آبی جانور ہیں انکا کھانا ناجایز کیا ہو اور سورج - ورن وغیرہ دیوتاؤں کیواسطے اُن کی قربانی بتلائی ہو کبیر)

منتر ۲۲ - اے انسانو! جیسے پرندوں کے اوصاف سے خاص طرح واقف آدمی چندرماں یا سوم لتا کیلئے منسوب ہوا کی لئے بگلوں - اندر اور اگنی کیلئے سارسوں - متر کیلئے جل کووں اور شتر مرغوں اور سورج کیلئے چکوی چکوؤں کو اچھی طرح حاصل کرتا ہو ویسے ہی تم بھی کرو - (منتر ہذا میں کسی لفظ سے ثابت نہیں ہو سکتا کہ ان پرندوں کی صفات سے دیوتاؤں کا کس بات میں مقابلہ کیا گیا ہو بلکہ نہایت کھلے لفظوں میں بتلایا ہو کہ یہ پرندہ اس دیوتا کیلئے اور یہ پرندہ اس دیوتا کیلئے حاصل کرے - اب حاصل کر کے کیا کریں دیوتاؤں کو نذر کریں کیا پالنے کیلئے یا سواری کیلئے یا ہل میں چلانیکو - آخر نتیجہ وہی قربانی کیلئے کیونکہ یہ تمام دیوتا غیر ذی روح ہیں ذی روح جانوروں سے اُن کو اور کوئی نسبت بجز قربانی نہیں ہو سکتی کبیر)

منتر ۲۳ - اے انسانو! جیسے پرندوں کے فائدے جاننیوالے اگنی کیلئے مرغوں - بناسپتی یعنی بغیر پھل پھول دینے والے درختوں کیلئے اُلوؤں - اگنی اور سوم کیلئے نیل کنٹھوں - سورج چندرماں کیلئے موروں - متر اور ورن کیلئے کبوتروں کو عمدگی سے جانتے ہیں ویسے تم بھی جانو (مہاراج خوب جان لیا اس جاننے کا نتیجہ فرمایئے کیا ہوا تمام جانور ہم نے جمع کر لئے تو کیا اب سورج - چاند - سوم - اگ - منتر - ورن وغیرہ دیوتا ان کو ہم سے خرید نے آئیں گے اور انکو کس کام میں لائینگے انکا کیا بنایا گے کیا ہمارے نجاننے سے ان جانوروں کے اُن دیوتاؤں سے خلاف ہو جانیکا اندیشہ ہو آخر ہم جانکر اسمیں کیا سینگ لگائیں گے بجز اس کے کہ ان کیلئے ان کو قربانی کریں اور بس چھپتی نہیں ہو بات بنائے کوئی ہزار - آخر کو ہو کر رہتی ہو اصلیت آشکار - مطلب یہ کہ وید میں مذکورہ جانوروں کو مسطورہ دیوتاؤں کیلئے قربانی کا حکم فرمایا ہو کہ اس بات کو انسان جانیں اور مقررہ چوپائے - پرند - پانی کے جانور مخصوص دیوتاؤں کیواسطے قربانی کریں -

منتر ۲۴ - اے انسانو! جیسے پرندوں کے کام جاننیوالے ایشور - (حکومت - عزت) کیلئے کوئلوں - ودوانوں کی عورتوں کیلئے چیکوں - عالموں کی بہنوں کیلئے کو کیوں - اگنی سمان راگ کی مانند گرہ پال (صاحب خانہ) کیلئے پاروشن کو پالتے ہیں ویسے ہی تم بھی پالو - (بہت بہتر - مگر یہ بتلاؤ

کہ صاحب خانہ پاروشن کا۔ وہ دوالوں کی بہنیں کو لیکوں کا اونکی عورتیں جیکوں کا کیا بنائیں
گیں۔ ہمارے تو پالنے سے کیا مقصد ہمیں کیا نفع۔ یا درحقیقت انکی کہلانیکو یا ان کیواسطے قربانی
کرنیکو پالیں کبیر)

منتر ۵ - ۲ ای انسانو! جیسے وقت کا جاننے والا دن کیلئے ملایم ہونیوالے کبوتروں۔ رات کیلئے
سینچاپیوں و رات کے میل یعنی صبح وشام کیلئے کالی کوئوں۔ اور آدمی کیلئے بڑے بڑے خوشنما بازو
والے پرندوں کو عمدگی سے حاصل کرسکتا ہے ویسے ہی تم بھی کرو۔ دلیوں کریں جسکو درکار ہونگے
وہ خود حاصل کریگا ہمیں کیا فائدہ۔ دن کبوتروں کا رات سینچاپیوں کا صبح وشام کو دن کا اور
آدمی خوشنما بازو والے پرندونکا اچار ڈالیں گے یا سچی بات کہ ان کیلئے ان کو قربانی کرنیکیلئے حاصل
کرنا چاہئے۔ کبیر)

منتر ۶ - ۳ ای انسانو! جیسے زمین کی جانداروں کے فائدے جاننے والا آدمی۔ زمین کیلئے چوہوں
پول کیلئے قطار باندھکر چلنے والے خاص پرندوں۔ روشنی کیلئے کتوں۔ پورب وغیرہ سمتوں کیلئے
خاص سفید رنگ کے نیولوں کو اچھی طرح سے حاصل کرتا ہے ویسے ہی تم بھی کرو۔ دمہاشے جی وید کے احکام
سے اپنے فرائض کو سمجھیں چوہے۔ نیولے۔ کبوتر۔ مینڈک۔ الو۔ چڑے۔ سارس۔ کوے۔ بگلے۔ مگر ناکے
وغیرہ وغیرہ ہوا۔ زمین۔ پانی وغیرہ میں رہنیوالے جانور کیڑے۔ مکوڑے عالموں۔ اونکی عورتوں اور
بہنوں سورج۔ چاند۔ ہوا۔ آگ وغیرہ دیوتاؤں کیلئے جمع کریں اور پالیں ورنہ وید وروودہی
یعنی مخالف وید اور ایشور کی حکم عدولی کے مجرم ہونگے۔ چنانچہ بیچارے تعمیل وید کے حکم کی کرتی ہیں لیکن
وید کے مخالف ان سے چھڑوا دیتے ہیں افسوس کبیر)

ب
منتر ۷ - ۴ ای انسانو! جیسے جانوروں کے مفاد سے واقف۔ اگن وغیرہ بسوؤں کیلئے رشتی جاتی کے ہرنوں
رودروں کیلئے۔ روجھوں۔ بارہ آدیتوں کیلئے مسکوں اور سب بے نظیر چیزوں یا عالموں کیلئے پرشت
نغل کے خاص ہرن۔ اور حاصل کرنے لائق کیلئے کلنگوں کو اچھی طرح جانتے ہیں ویسے ہی تم بھی جانو
دہت بہت۔ مگر ہمارے جاننے سے کیا حاصل جب معلوم نہ ہو کہ اگن یعنی آگ رشتی جاتی کے ہرن کو اور
رودر روجھوں کو بارہ آدیتہ مسکوں کو اور بے نظیر چیزیں یا عالم خاص ہرن کو اور حاصل کرنے
لائق لوگ کلنگوں کا کیا کریں گے۔ اگر قربانی کیلئے جائیں تو جا بنانا بیشک ضروری ہے اور یہ مہاشہ

خوب سمجھ لیں اور یاد کر لیں کہ کون جانور کسکے لیئے قربانی کرنا چاہیئے کبیر)

منتر ۲۸۔ اے راجہ! جو آدمی قابلوں کیلئے آپ اور سرستی نام والی ہرنیوں کو منتروں کیلئے گھوڑے ہرنوں کو نہایت بڑی کیلئے بھینسوں کو۔ مہاتماؤں کے محافظوں کیلئے نیل گائیوں کو علم کے ہلکے کرنیوالی کیلئے اونٹوں کو جمع کرتے ہیں وہ دولت اور اناج سے معمور ہوتے ہیں۔ (جو منتروں وغیرہ کیلئے مذکورہ جانوروں کو جمع کرکے قربانی کرتے ہیں وہ دولت اور اناج سے بھرپور ہوتے ہیں ورنہ بتائے کہ ہمارے جمع کیئے ہوئے ہرنوں کو وید کے فقرے (منتر) خرید کریں گے اور ان کے بدلے میں اناج و دولت دیں گے وہ خود ہی بیجان ہستی ہیں وغیرہ کبیر)

منتر ۲۹۔ جو انسان راجہ کیلئے آدمیوں۔ ہاتھیوں۔ بانی کیلئے پرندوں۔ آنکھ کیلئے پتنگوں اور کان کیلئے بھونروں کو جمع کرتے ہیں وہ طاقتور اور مضبوط اندری والے ہوتے ہیں۔ (بانی (آواز) پرندوں کو آنکھ پتنگوں کو۔ کان بھونروں کو کس کام میں لائیں گے پتنگوں وغیرہ کو آنکھ وغیرہ سے کیا نسبت آریہ سماجی انکو کیوں جمع نہیں کرتے کہ مضبوط اندری ہو جائیں خواہ مخواہ اکھاڑے قائم کر کے طاقت بڑھانیکی فکر میں ہیں جس سے گورنمنٹ اور ہمسایہ قومیں مشتبہ نگاہوں سے دیکھتی ہیں بھونرے پتنگے وغیرہ جمع کر لیں اور کہدیں کہ وید میں ہمارے واسطے ان کے جمع کرنیکا حکم لکھا ہے کیا مقوی باہ کا نسخہ ہے طلا کے جزو تو نہیں ہیں۔ کبیر)

منتر ۳۰۔ اے انسانو! انکو رعایا پالنے والے اور اسکے متعلقین اور ہوا اور ہوا کے متعلق چیزوں کیلئے مرگ (ہرن) نہایت پاکیزہ کیلئے بتیلا مینڈھا۔ حاکم کیلئے کالا ہرن۔ آدمیوں کے راجہ کیلئے بندر۔ بڑے شیر کیلئے لال ہرن۔ معزز تمیزدار کیلئے نیل گائے شکری یا باز کیلئے بطخ چھوٹے نیلے کیڑے کیلئے چھوٹا کیڑا۔ سمندر کیلئے سوسمار۔ سمو ان پرتب کیلئے ہاتھی جمع کرنے چاہیئں (ہماری بھی یہی رائے ہے کہ آریہ مہاشے ان چیزوں کو جمع کریں اور راجہ کی نذر پہنچائیں کیونکہ اسکے واسطے بندر۔ اور حاکم کو قانونی مشورہ دینے یا سواری کیلئے کالا ہرن۔ اور معزز تمیزدار کو نیل گائے ہمنشینی کیلئے اور شیر کو کالا ہرن شکری اور باز کو بطخ۔ چھوٹے نیلے کیڑوں کو چھوٹے کیڑے صبح ہی نذر دیا کریں منتر ھذا میں شیر کے واسطے کالا ہرن باز اور شکرے کیلئے بطخ اور نیلے کیڑے کے واسطے چھوٹے کیڑے اور سمو ان پرتب کیلئے ہاتھی کے فقروں نے تمام ادھیائے کے منتروں کا

راز فاش کردیا کہ یجیہ شیر کی خاص غذا ہرن بکریوں کی خوراک کیٹرے اور باز وشکرے کا کہا جانا ہی اور وید میں حکم ہے کہ آریہ اُن کی غذا جمع کرکے انکو دیں۔ لہذا باقی فقرے منتر ہذا کے یعنی حاکم کیلیے کالا ہرن۔ معزز تمیزدار کو نیل گائے۔ آدمیوں کے راجہ کو بندر۔ کہا نیکو دیا کریں صاف ہوجاتی ہیں نیز تمام منتروں میں ہر جانور کے متعلق جن دیوتاؤں کے نام درج ہیں وہی ان کی خوراک ہے جو قربانی کے ذریعہ اُن کو پہنچائی جاسکتی ہے۔ سوامی صاحب کی اتنی زبردست کوشش سے بھی وید کا اصلی رنگ نہ بدلا بقول حضرت ذوق سے تھوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب۔ ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا (کبیر)

منتر ۱۳۔ انسانوں کیلئے پرجاپت دیوتا والا کنّر (بڑا آدمی) اور چھوٹا کیڑا خاص شیر اور بلاؤ جمع کرنے والے کیلئے (کہ وہ شیر اور بلاؤ کو کہلائے کبیر) سفید چیل دشاؤں دسمتوں کیلئے۔ دھو نکشا جیڑیا اگن دیوتا والی اور چڑا۔ لال سانپ اور تالاب پر رہنے والی ست توشنا دیوتا والی اور بانی کے لیے سارس جاننا چاہیے (سارس کو بانی (آواز) کس کام مین لائینگے۔ کبیر)

منتر ۳۲۔ جب تم نے سوم کیلئے کلنگ یا نیلا بکرا۔ نیولا۔ قدرت والا خاص جانور مضبوط کرنیوالی کے متعلقین یا صاحب ثروت آدمی کیلئے۔ گورا ہرن یا خاص کسی اور نسل کا ہرن۔ اور گنگٹ ہرن الومت کیلئے۔ سُننے کے بعد بتانیوالیکے لئے۔ چکوا چکوی پر ندملا دے تو بہت کام کرنے کے قابل ہوسکتے ہیں (۲) چیتال چیت نہ سمجھے کوئی معنی جسکے قدرت والا خاص جانور۔ مضبوط کرنیوالے کے متعلقین۔ سُننے کے بعد بتانیوالا تینوں فقرے کتنے مہمل ہیں سه

بہلا اے وید اقدس ان تیرے فقرات مہمل کو کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانی تو کیا جانے غریب اگنی۔ آدیتہ۔ انگرا۔ والیو۔ چلا چلا کر کہہ رہے ہیں مہاراج ہم تو ناخواندہ غیر تعلیم یافتہ۔ بے زبان ہیں ہماری تو کوئی مادری زبان ہی نہیں کیونکہ بلا ماں باپ پیدا ہوئے ہیں پھر سنسکرت نہایت ادق علم نجوم جیسے وسیع العلم بے مثال کی زبان اور پیر فقرات مہمل کی بھرمار۔ ہم کیونکر سمجھیں کیسے سمجھیں کیا سمجھیں کر تو نے کیا کہدیا ہے ایس

تیرے کلام کو تو بڑے بڑے سنسکرت داں پنڈت بھی نہیں سمجھیں گے اور قیامت تک نہ
سمجھنے کا جھگڑا رہیگا۔ (دیکھو رسالہ المہمل) ہم تو ان چیزوں اور دیوتاؤں کو بھی نہیں
جانتے جن کے صاف صاف نام تو نے تحریر کئے۔ ہمیں تو ابھی ان کی کوئی بھی پہچان نہیں کبیر)
منتر ۳۰ - انسانوں انکو سورج دیوتا والی لگبیا۔ اور پپیہا۔ سرج اور شیاتک۔ پران دینے
والے طوطی۔ آدمی کی طرح بولنے والا طوطا ندی کیلئے سکھلائے سینہی۔ بھوم دیوتا والی۔ اور
کبھی شیر۔ بھیڑیا اور سانپ کرودھ (غصہ) کیلئے۔ اور شدھ کرنیوالا طوطا اور
آدمی کیطرح بولنے والے پرند (جن کے نام یاد نہیں ہے خوب کبیر) سمندر کے
لئے جاننے چاہیئں۔ انہیں سمندر میں ڈبو دیں یا کیا کریں کچھ تو شرح کرتے۔ کبیر)
منتر ۳۴ - اے انسانو! تم کو عمدہ کرنے یا جاننے والا پرند میگھ کیطرح مفید۔
اور آتا بکشی۔ اجگر سانپ اور کاٹھ کا ٹھیکرا کرنے والا پرندہ۔ یہ سب ہوا کے
لئے۔ بھنگراج پرند بڑی بڑی چیزوں اور پانی کی حفاظت کرنیوالے کتے بیرے
داگن کے کہا نیسے آواز بنی رہتی ہے کبیر) الج پرند اترکش دیوتا والا۔
بطخ۔ جل کوا۔ مچھلی یہ سب سمندر کے لئے۔ اور کچھوا پپہ کاش۔
(روشنی) بھوم (زمین) دیوتا والے جاننے چاہیئں۔ (آواز کو
محفوظ رکھنے والے کو مناسب ہے کہ وہ الج نام کے پرند
کو کھا دے۔ کبیر)
منتر ۳۵ - اے انسانو تمکو آدمیوں کا پاک کرنیوالا جانو چندرماں کیلئے۔ (وہی مہمل فقرہ کبیر)
گوہ اور کالکا اور کنٹھ پھوڑا۔ اور بناسپتی کے متعلق۔ مرغا سوتا دیوتا والا سنگھہ
پون کیلئے ناکے کا بچہ۔ مگر مچھ اور پانی کے کیڑے سمندر کیلئے۔ اور سیہی لجا کیلئے
جاننا چاہیئں۔ (پاک کرنیوالا خاص جانور بتانے میں بخل کر گئے۔ بتایا بھی اور کچھ نہ
بتایا۔ مرغا۔ سنگھہ پون کیا کرے ناکہ مگر وغیرہ تو خود ہی سمندر میں رہتے ہیں تمہارے
جاننے نہ جاننے سے کیا بنتا ہے۔ کبیر)
منتر ۳۶ - ہرنی دن کے لئے۔ مینڈکا۔ موسی (چوہا) اور تیتری سانپوں کیلئے

کوئی ہنجیر (جنگل میں چرنیوالا) خاص جانور بشنو دیوتا والا - کالے رنگ کا ہرن وغیرہ رات کیلئے - رنجھہ - جنجو - اور سو شیلکا پرندا دیسوں کیلئے - اور پر سکور - مینوالی چڑیا - بشنو دیوتا والی سمجھنا چاہیئے - (ہم نہ سمجھے کہ ہرنی کا دن اور کالے رنگ کا ہرن وغیرہ رات کے کس کام کیلئے مقرر کیا گیا بجز قربانی کے اور مینڈک - چھپکلی - تیتری جو سانپ کیلئے مخصوص کیگئی ہیں اور یہ سانپ کی خاص غذا ہیں جس سے جملہ منتر بازی ادھیائی چوبیس کا راز کھل جاتا ہے کہ ان مذکورہ دیوتاؤں وغیرہ کی مذکورہ جانور - چرند - پرند خاص غذا ہیں اور منتروں کے واضع کا اس ادھیائی کی تحریر سے یہی مطلب ہے کہ ان جانوروں کو ان ہستیوں کیواسطے جو مذکور ہوئیں قربانی کیا جاوے سو کیا لطف جو غیر پڑھ کہوے - جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے - کبیر)

منتر ۳۰ - اے انسانو! تمکو کلا پکھواڑے کیلئے - رشی نسل کا ہرن - مور - سیرن گانیوالوں اور جنوں کیلئے - جل چر - (پانی میں چرنیوالے) کلنگی جھینوں کیلئے - پکھوا اور خاص ہرن اور کنگلاچی بیلی (بن میں رہنیوالا) اور گو لنتکا ہرن وغیرہ چیزوں کیلئے اور اسنہہ (ہڈی) موت کیلئے - جاننی چاہیئے - (پکھواڑہ کو کلا پر سواری کریگا یا کیا - کلنگی کا مہینے کیا کریں گے کھائیں گے انہیں کہانیکی قدرت ہے پھر کس کام میں لائیں گے آخر نتیجہ وہی برآمد ہوگا پکھواڑہ اور مہینے کی قربانی کیواسطے یہ جانور مقرر کیئے گئے ہیں - افسوس سے الہام ہوا مگر ادھورا - ایشور نے کیا نہ اسکو پورا -

منتر ۳۸ - ۱ - اے انسانو! تمکو سیکھہ بلانیوالی مینڈکی رتوؤں کیلئے - موسا اور موکش اور رمان تہال پرورش کرنیوالوں کے بلوں کیلئے - اور بڑا سانپ اگن وغیرہ بسوؤں کیلئے - کنجن - کبوتر - الو اور خرگوش مروت کیلئے اور ہرن کیلئے - نیلا مینڈھا جاننا چاہیئے (الم نشرح صدر کبیر)

منتر ۳۹ - ۱ - اے انسانو! تمکو شتر وقت کے حصوں کیلئے - اونٹ اور گھرتی دان اور کلشمن - بڑا بکرا بدھی کیلئے - نیل گائے بن کیلئے - رودر دیوتا والا - کوٹے مرغا - گھوڑوں کیلئے اور کوکلا کام کیلئے جاننی چاہئیں - (کوکلا پسینے - پکاتے -

سینے وغیرہ کاموں کیلئے۔ یا خرید و فروخت کے کاموں کو کن کاموں کے لئے جائیں۔
وقت کے حصے اونٹ کو کس کام میں لائیگا۔ غضب ہے ؎ بیخودی بے سبب
نہیں غالب؛ کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے (کبیر)

منتر ۴۔ اے انسانو! اونٹ اور بچھو اور پیپیے (تیتر) سینگوں والا گینڈا اور سب عالموں
کے کالے رنگ کا کتا اور بڑے کانوں والا گدھا۔ اور بھیڑیا۔ یہ سب راکششوں
کیلئے۔ سور دشمن مارنیوالے راجہ کیلئے۔ شیر مروت دیوتا والا۔ گرگیان
پیکا اور سب پرند شر پیوں میں لائق کیلئے۔ اور پشت ہرن وودوالوں (عالموں)
کیلئے جاننے چاہیئیں دیبات اظہر من الشمس ہے کہ راکششوں کی مرغوب غذا کتا
گدھا وغیرہ جانور ہیں ایں سے منتر ہذا اور دیگر تمام مذکورہ بالا منتروں کے راز کا
افشا ہوتا ہے اور سوامی صاحب نے جو باتیں اپنے ترجمہ میں بطور راز مقدر رکھی ہیں
انکا انکشاف ہوتا ہے کہ دیوتاؤں وغیرہ کی خوراک اور مرغوب طبع وہ چرند پرند ہیں جو
اُن کے نام کے ساتھ لفظ والا اور کیلئے سے منسوب کئے گئے ہیں وہ ان کی خدمت
میں بذریعہ قربانی نذر کرنے چاہئیں اور اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت
نہیں ورنہ ہمیں اُن کے جاننے بچاننے سے کیا مطلب اور انکو جان کر ہم کیا کر سکتے
ہیں بجز قربانی اونکو جمع کرنیسے ہمارے واسطے کوئی نتیجہ بر آمد نہیں ہوسکتا بجز سوائے
اس کے جس دیوتا کے نام سے جس جانور کو نسبت ہے اوس دیوتا کے واسطے قربانی
کریں یجر وید کے چوبیسویں ادھیائے میں سوامی دیانند نے ترجمہ کرتے ہوئے۔ اگنی
وایو۔ اندر۔ متر۔ ورن۔ وغیرہ کو جدا جدا دیوتا اور اُن کے گن یعنی صفات
بھی علیحدہ علیحدہ تسلیم کئے ہیں لیکن ستیارتھ پرکاش سملاس اول میں ایشور
کے سو نام تحریر کئے ہیں اور لکھا ہے کہ یہ دیوتاؤں کے نام نہیں ہیں دیوتاؤں
کے نام فرضی ہیں درحقیقت یہ سب نام ایشور کے ہیں۔ جو ایک دوسرے
کی قطعی ضد ہے اور سوامی دیانند کی تحریر میں بہت بڑا اجتماع ضدین
ثابت ہوتا ہے۔ (کبیر) ہدا کم اللہ تعالیٰ

خیر اندیش خلایق عبد الکبیر خان کبیر جلال پوری

کوٹھی حاجی کرم الٰہی نور الٰہی سوداگران جفت

بازار بلیماران دہلی - مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۲۶ء

حسب ذیل رسالے تیار ہیں

پنڈت کا تمسخر خود اپنے وید پر ۱۰ر ویدوں کی

فحش بیانی ار ویدوں کی ظلم رانی ار تاریخ دنیا ار

تعداد ازدواج ار سوامی دیانند کے قول و فعل ۱۰ر

روح و مادہ ۱۰ر قربانی ار زنا نہیں نیوگ ۱۰ر

تشنوہی نیوگ ۱۰ر الہام جدید ار اکھل ار تلوار اسلام ار

سدھانت ار رگوید کے درشن ار یجروید کے درشن ۱۰ر

ناممکن بات ار وام مارگی آریہ ہیں ار آریہ اپنے

کو آریہ ثابت کریں ۱۰ر ستیارتھ سدھار ار